

بہار اسلام

تحریر: جناب غلام سرور قریشی، عباس پورہ جہلم

موسم تو سارے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک جیسے ہیں لیکن اس نے اپنے فضل سے موسم بہار کو خاص برکات سے نوازا ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ سارے عالم نباتات پر حیات نو کا سماں چھا جاتا ہے۔ پودے سبزے کا لباس زیب تن کرتے، کوئلیں نکالتے، ان پر کلیاں چمکتیں اور پھول کھلتے ہیں جن پر بلا بل و عنادل اللہ کی حمد و ثناء کے دل آویز ترانے گاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی سال کا ماہ بہار، ماہ رمضان المبارک مقرر فرمایا۔ عالم اسلام پر اس ماہ مبارک کی آمد سے پہلے ہی اس کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ بہت سے مسلمان جن پر غفلت طاری تھی، انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھتے ہیں۔ تلافی مافات کا عہد کرتے اور ہلال رمضان کے طلوع ہوتے ہی مساجد کا رخ کرتے۔ مسجدیں نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ تراویح کا اہتمام ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید شروع ہو جاتی ہے، چاروں طرف ایک روحانی انقلاب برپا نظر آتا ہے۔ بندگانِ رمیدہ پھر سے دربارِ اقدس میں حاضر ہو جاتے ہیں اور خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کو یہ شرف بخشا ہے کہ اس میں کئے جانے والے ہر عمل کا ثواب بعض احادیث کے مطابق ستر گنا زیادہ کر دیا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں حکم ہوا کہ اس ماہ صیام میں ایک روپیہ اس کی راہ میں خرچ کر دو تو ستر روپے خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ گویا رحمت کی برکھا خوب زور سے ہوتی ہے۔ سعادت مند بندگان اس سے خوب خوب سیراب ہوتے اور اپنے جسم و جان کی آلودگی دھو لیتے ہیں اور اپنے رب تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں۔

صوم کی حکمت جو خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے، تقویٰ ہے۔ تقویٰ کیا ہے؟ اسلام ہی تقویٰ اور تزکیہ کا وہ نصاب ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں ہر کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ دیگر مذاہب میں بھی برت (روزہ) رکھا جاتا ہے مگر ہمارے صوم اور ان کی برت میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ کہ ہمارا صوم نفس کشی نہیں کرتا بلکہ نفس کی تربیت و تہذیب کرتا ہے۔ ہمارا صوم سحری کھانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب یعنی لیل پر افطار ہوتا ہے۔ بلاشبہ ان بارہ یا چودہ

گھنٹوں میں بھوک پیاس ستاتی ہے اور خصوصاً موسم گرما میں صوم کی آزمائش بڑی سنگین ہوتی ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود صائم ہشاش بشاش رہتا ہے۔ جو لوگ صائم ہیں، ان سے پوچھئے وہ ان لذات سے آشنا ہیں کہ ہر افطار ان کیلئے عید جتنی خوشیاں لے کر آتا ہے۔ عید تو تیس دن بعد آتی ہے لیکن صائمن کو ہر افطار پر خدا کی جناب سے ایسی روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ ماہ صیام کو میں نے بہار کہا ہے۔ غربائے اسلام کے دسترخوان بھی بوقت افطار بھرے ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کیلئے الگ رزق آسمانوں سے اتارا ہے اور ہر صائم کو اس کا حصہ خاص پہنچ رہا ہے۔ ہر صائم یہ چاہتا ہے کہ وہ دوسرے صائم کا افطار کرائے۔ مساجد میں ماکولات و مشروبات کے انبار لگ جاتے ہیں اور سب کی دسترس میں ہوتے ہیں۔ نزلاً من غفور رحیم کا قرآنی مضمون حقیقت بن کر سامنے آ جاتا ہے۔

ماہ رمضان کی برکات کا احساس اتنا تو اتنا ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنی جھولی بھر لینا چاہتا ہے۔ افطار کیا، مغرب پڑھی، گھر گئے، کھانا کھایا اور پھر مساجد میں آ گئے۔ عشاء و تراویح سے فارغ ہوئے۔ سوئے اور سحری کو پھر تیار۔ فجر پڑھی اور تلاوت قرآن شروع کر دی۔ زبان، آنکھ کان پر فرمان خداوندی کے پہرے، زبان پر ذکر، دل میں روزے کا دھیان، صائم نگاہ کا بھی صائم ہے۔ اس کی زبان نے روزہ رکھ لیا۔ جھوٹ، چغلی، فیبت سے پرہیز۔ اس تیس روزہ تجدیدی کورس کے ذریعے کئی خامیاں دور ہو گئیں۔ کئی بھولے سبق یاد آ گئے۔ رحمت خداوندی پر قربان جائیے، اسے صائم کی ہر ادائیگی پسند ہوتی کہ اس کے گناہوں کے دفتر صاف کرائے، اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا۔ اسے دوزخ سے آزاد کرایا، اسے اپنے روزہ داروں سے یہ محبت ہوئی کہ لیلۃ القدر کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمایا اور اپنے سوالیوں کی جھولیاں جگا جگا کر بھرنے لگا۔ یہ رمضان شریف کا شرف خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو بلا رہا ہے۔ آؤ رزق مانگو، آؤ اولاد مانگو، آؤ مغفرت طلب کرو۔ میں تمہیں نہاں کر دوں گا۔ میں تمہاری آرزوئیں پوری کروں گا۔ وہ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر میں اپنے دست کرم سے دوں گا۔ جب داتا، دینے پر تیار ہے وہ منادی کر رہا ہے، وہ اپنے خزانے لٹا رہا ہے تو دیر کیا ہے؟ آؤ، عہد نو باندھو، توبہ کرو، کس کس لو، ماہ مبارک اپنی برکتوں کے ساتھ اللہ کا مہمان بن کر ہمارے پاس آ رہا ہے۔

شعبان المعظم اس کے استقبال کی تیاری کا مہینہ ہے۔ حضور اقدس شعبان میں ہی اس کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے گویا رمضان ہی ہو۔ میدان عمل میں کود پڑیں۔ قلب صاف کر لیں، جسم صاف کر لیں اور لباس پاک کر لیں۔ رمضان المبارک کا شایان شان استقبال کرنے کیلئے ہمہ جہتی تیاری کر لیں۔

ابھی سے مساجد میں آجائیں۔ جب آپ منتظر رمضان ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر خوش ہوں گے کہ اس کے مہمان کو صحیح طور پر اس کا مقام دینے کیلئے آپ چشم براہ ہیں۔ جس مہمان کی آمد پر آپ پیشگی تیاری کرتے ہیں، گھر یا رصاف کرتے ہیں، ہر چیز سلیقے طریقے سے سجاتے ہیں وہ آپ پر خوش ہوتا ہے۔

رمضان آپ کے ہاں اللہ جل و علا کا مہمان بن کر آ رہا ہے۔ اپنی خوبی قسمت پر فخر کیجئے کہ اللہ کا مہمان آپ کے گھر آ رہا ہے۔ اس کے احترام و اکرام کیلئے ٹھیک ٹھیک انتظام کریں اور اس انتظام کی ابتدا یہ ہے کہ مساجد میں پہنچ جائیں۔ آپ اللہ کے مہمان کا انتظار کریں گے، اس کیلئے چشم براہ ہوں گے تو اس کے عشرہ اول کی اولین رحمتیں آپ پر بارش بن کر برسیں گی۔ جو آپ کے گھر بار، آپ کے کاروبار اور اموال و اولاد کو سیراب کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی بخشش کی ضمانت بن جائیں گی۔ رب تعالیٰ لیلۃ القدر آپ کی جھولیاں بھر دے گا۔ اپنے دامن ابھی سے اس کے حضور میں پھیلا دیں۔ قرآن پڑھنے اور سننے کی تیاری کر لیں۔ قرآن مجید اور رمضان شریف کا ایک خاص تعلق ہے۔ یہ رمضان میں لوح محفوظ سے اترا گویا یہ رمضان کا تحفہ ہے۔ قیام اللیل کیجئے۔ طاق راتوں میں شب بیداری کریں۔ آپ ارادہ تو کریں اللہ برکت دے گا۔ تراویح میں قرآن سنیں، دن کو خود تلاوت کریں فضائیں صدائے قرآن سے معمور کر دیں۔ مسجدیں سجدوں سے آباد کریں، گھر نوافل سے منور کریں۔ حضور اقدسؐ پر درود و سلام کثرت سے پڑھیں۔ اگر آپ یہ سب کچھ کر لیں گے تو آپ وہ باوقار بندے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے انعام و اکرام سے نوازیں گے۔ پھر یہ بھی غور کر لیں کہ دینے والا کون ہے؟ خود اللہ تعالیٰ! وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کی بڑائی کا تصور بھی محال ہے۔ بھلا سوچیں تو سہی جب وہ انعام دے گا تو ہمیں اور ہماری اوقات کو دیکھے گا یا اپنی شانِ سخا و عطا کو دیکھے گا؟ بادشاہ اپنے سوا لیوں کو اپنی بادشاہی اور کبریائی کو دیکھ کر نہال کرے گا۔ وہ ہمیں اتنا دے گا، جتنا ہم مانگ بھی نہ سکیں گے۔ وہ آپ کو بلا واسطہ دے رہا ہے۔ وہ ایک تو براہ راست اپنے ہاتھ سے اپنے خزانے سے دے رہا ہے، خود بلا کر دے رہا ہے۔ آئیے بخشش، رحمت و جنت لیجئے۔ وہ اپنے خزانے لٹا رہا ہے۔ سر جھکائیے، نمازیں پڑھئے، تراویح پڑھیں، قرآن سنیں اور پڑھیں، سحری کو اٹھیں اور کھانا کھانے سے پہلے استغفار کریں اور مستغفرین بالا سار میں شامل ہو جائیں۔ ان مستغفرین کی قرآن میں بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ جلدی کرو، تیاری کرو۔ فاسعوا الی ذکر اللہ فاستبقوا الخیرات

اللہ تعالیٰ کے پاس کیا کچھ ہے۔ کتنا کچھ ہے، اس کا اندازہ ہم تم نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی کردہ مخلوق پر دن رات انعام کرتا ہے، مگر اس کے بحر رحمت میں اتنی کمی بھی نہیں ہوتی جتنی سمندر میں کہ جس میں سوئی کی

نوک ڈبو کر نکال لیں۔ پھر کدھر چلے جاتے ہو، کیوں چلے جاتے ہو، قرآن تم سے سوال کرتا ہے: ﴿ہسانی تو فکون﴾ اس کے دربار عالیہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ۔ روزہ رکھو، اس کی رحمت گھٹائیں کر برس رہی ہے۔ اب ہماری تمہاری ہمت ہے کہ ہم اپنی کشت حیات کو کس قدر سیراب کرتے ہیں۔

رمضان شریف ایام معدودہ ہے، کتنی کے تیس دن، حضور ﷺ فرماتے ہیں: ”صیام بندے اور رب کے درمیان راز ہے۔“ محترم قارئین! دیکھو تو سہی، روزہ رکھو اور اللہ کے راز دار بن جاؤ۔ ادیان باطلہ کے پیروکار کیا کیا جتن کر رہے ہیں۔ کیسی کیسی تپسیا اور چلہ کشی میں جسم و جاں گنوار ہے ہیں۔ مگر بارگاہِ قدس میں باریابی نہیں ہو رہی۔ گو تم بدھ نے اپنا خوبصورت جسم اسی دھندے میں برباد کیا۔ مگر کچھ نہ پایا، تمہارے نبی کا صراطِ مستقیم تمہیں روزے کے بدلے اللہ کا راز دار بنا رہا ہے۔ جسے بادشاہ اپنا راز دار بنالے وہ کون ہوتا ہے؟ اس کا معتمد! صائم پر اللہ اعتماد کرتا ہے۔ یہ ہے روزہ دار کا مقام، کیا کوئی بھی ذی عقل بندہ تیس دن کے روزے نہ رکھ کر اتنا بڑا اعزاز و اکرام پانے میں کوتاہی کر سکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں، زندگی کا کیا بھروسہ، اللہ تعالیٰ ہمیں سینکڑوں رمضان عطا کرے، پر اس رمضان کے روزے اور ان کے آداب پورے کر کے دوزخ سے چھٹکارے کا سرٹیکٹ اللہ سے حاصل کر لیں۔

الحمد للہ! جس نے ہماری بخشش کیلئے ہمیں یہ مہینہ عطا کیا۔ اس سے سستا سودا اور کیا ہوگا۔ کی اب بھی کوئی ایسا گیا گزرا انسان ہوگا جو بخشش کی اس یقینی ضمانت سے بھرپور فائدہ نہ اٹھائے گا۔ روزہ، روزے کے آداب کے مطابق رکھیں۔ دل، دماغ، زبان، کان اور نظر کو بھی روزہ دار بنائیں تو دوزخ سے رہائی ملی اور جنت واجب ہوگئی۔ اس پر حضور اقدسؐ کی شہادت، بشارت اور اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے۔ دوستو! توبہ کرو، جب ایک پر دوزخ سے نجات پانے والوں میں آپ کا نام درج ہو گیا تو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے تبدیل نہیں فرمایا کرتے۔ اس میں پوشیدہ نکتہ یہ ہے کہ آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کی خود حفاظت فرمائیں گے اور آپ کوئی ایسا فعل نہ کریں گے جس کی سزا دوزخ ہو۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف بھی بابرکت ہے۔ یہ سنت سے ثابت ہے۔ تعلق باللہ قائم کرنے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے، یہ کوئی چلہ نہیں، انسان سال بھر کے دوران اپنی گونا گوں مصروفیات اور غیر مختتم ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں دنیا میں بہت مشغول ہو جاتا ہے۔ وہ دن میں پانچ مرتبہ اپنی ساری مشغولیت و مصروفیت منقطع کر کے مسجد میں آ کر نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے۔ یہ رویہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے کہ اس کے بندے کا جہاں میں اپنی ساری کارروائی معطل کر کے اس کے دربار میں حاضر ہو کر سر بسجود

ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انسان سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے امت کیلئے مسجد میں اعتکاف تجویز فرمایا کہ مسلمان دس دن تمام علاقہ دنیوی منقطع کر کے مساجد میں بیٹھ جائیں۔ دنیا سے یہ عارضی دوری انہیں اتنا وقت دے گی کہ وہ اپنے خالق و مالک کے گھر میں اس سے لولگا کر بیٹھ جائیں، اسے یاد کریں۔ تسبیح و تہلیل کریں، اس کی یاد میں پوری یکسوئی سے بیٹھ جائیں، اس کی عبادت کے دوران دنیا کے فرخشوں کی یاد سے آزاد ہوں، مساجد، اللہ کا گھر ہیں اور معتکف اللہ کے مہمان ہیں۔ دس دن وہ اللہ کی مہمانی کی لطفوں اور لذتوں سے فائدہ اٹھائیں تو ان کی روح تازہ ہو جائے گی اور ہلال شوال کی رویت کے ساتھ جب وہ گھروں کو آئیں گے تو ان کا تعلق باللہ بہت مضبوط ہو چکا ہوگا۔ اعتکاف روحانی تزکیہ کا ایک مؤثر نسخہ ہے۔ اللہ توفیق دے تو اسے بھی آزمائیں اور دیکھیں کہ وہ رخصت و رحیم اپنے مہمانوں کو کس طرح نہیں کرتا ہے۔ اعتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے۔ مسجد سے باہر شہر اعتکاف نہیں بسایا جاسکتا اور نہ معتکف کی اپنے گھر کی طرح مراجعت کو جلوس بنانا چاہئے۔ سنت کو سنت اس اصلی شکل میں ہی عند اللہ شرف قبولیت حاصل ہوتا ہے۔ جو حضورؐ نے مقرر فرمائی ہے، جہاں سنت میں ہماری رائے، ہماری پسند یا رواج شامل ہوگا، وہیں اس کا ثواب جاتا رہے گا۔

جامعہ علوم اُثریہ جہلم میں تقریب تکمیل حفظ القرآن الکریم

مورخہ 21 ستمبر 2003ء بروز اتوار ساڑھے دس بجے عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم جمیل صاحب شیخ الحدیث جامعہ اُثریہ جہلم نے شان قرآن کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ آخر میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب کے صدارتی اور دعائیہ کلمات سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب، احباب جماعت جہلم اور حفاظ طلبہ کے لواحقین نے شرکت کی۔

دعائے صحت

حضرت مولانا عبدالمنان نوری پوری صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ چند دنوں سے علیل ہیں۔ ان کیلئے شفاء کاملہ و عاجلہ کی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ موصوف کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین